از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

عذابِ الٰہی کی مختلف صورتیں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ "قُل" اے پیغمبر! آپ کہہ دیں "هُوَ الْقَادِرُ" وہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے۔ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا کہ وہ تم پر کوئی عذاب بھیج دے۔ اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں مصائب سے بچانے والا خود اللہ ہے مشکلات کے وقت تم صرف اسی کو پکارتے ہو مگر جب وہ مصیبت ٹل جاتی ہے تو پھر شرک میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہیں ایک مصیبت سے نجات مل گئی ہے تو اب دوبارہ مشکل میں نہیں پھنس سکتے بلکہ وہ اس پر قادر ہے۔ کہ تم پر کوئی عذاب مسلط کر دے۔ مِنْ فَوْقِكُمْ تمہارے اُوپر سے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا پاؤں کے نیچے سے۔ قرآن پاک میں سابقہ کئی اقوام کے حالات مذکور ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اُوپر سے عذاب نازل فرمایا۔ قومِ لُوط پر پتھروں کی بارش کی گئی جس سے پُوری قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔ سورۃ ہود میں موجود ہے "وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ" ہم نے اُن پر نشان زدہ پتھروں کی بارش کی۔ ہر پتھر پہ نام لکھا ہوا تھا کہ فلاں کے سر پہ لگے گا۔ اصحابِ فیل کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوا۔ "تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ" اُن پر چھوٹے چھوٹے سنگریزوں کی بارش کی گئی۔ گویا اللہ تعالیٰ اُوپر فضا سے عذاب نازل کرنے پر قادر ہے۔ اُوپر سے کوئی طوفان بھی آسکتا ہے۔ جیسا قومِ نوح علیہ السلام پر آیا۔ "فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ" (العنکبوت) پھر انہیں طوفان نے گھیر لیا۔ اس قسم کی سزا قومِ فرعون پر بھی آئی تھی۔ اور وہ ہلاک ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نیچے سے بھی کوئی عذاب بھیج سکتا ہے۔ دُنیا میں بڑے بڑے زلزلے آتے ہیں اور لوگ آناً فاناً تباہ ہو جاتے ہیں۔ سیلاب کی تباہ کاریاں بھی آئے دن مشاہدے میں آتی ہیں، یہ بھی نیچے کی طرف سے عذابِ الٰہی ہے تو بہر حال فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ تمہارے اُوپر سے کوئی عذاب بھیج دے۔ یا تمہارے

پاؤں کے نیچے سے کوئی آفت برپا کر دے۔

امام ابن جریر طبریؒ، امام بیضاویؒ اور امام فخرالدین رازیؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مِنْ فَوْقِکُمْ کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اُوپر ظالم حاکم مقرر کر دے جو تمہیں ہر وقت پریشانی میں مبتلا رکھیں۔ انسانی سوسائٹی میں اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کہ بڑے بڑے بادشاہوں یا ڈکٹیٹروں نے عوام کو کچل کر رکھ دیا۔ یہ روس میں کیا تھا تو ہے۔ برسرِ اقتدار ٹولے نے اپنے ماتحتوں کے خیالات پر بھی پابندی لگا رکھی ہے۔ حکومت کے خلاف نہ کسی کو سوچنے کی اجازت ہے۔ اور نہ زبان کھولنے کی جو ایسا کرتا ہے نیست و نابُود کر دیا جاتا ہے۔ چین کا کمیونزم بھی ایسا ہی ہے۔ لوگوں کے مذہب پر بھی پابندی ہے۔ یہ عذاب الٰہی نہیں تو کیا ہے؟ کوئی آدمی اُوپر والوں کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتا۔ ایسا کرنے والوں کو غدار سمجھا جاتا ہے۔ سزائے موت دے دی جاتی ہے۔ جلاوطن کر دیا جاتا ہے۔ یا سائبریا کے بیابانوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جہاں چار چار ہزار میل تک کوئی رسل و رسائل نہیں۔ وہاں سے انسان بھاگ بھی نہیں سکتا۔

امریکہ نے بھی بعض قوموں کو غلام بنا رکھا ہے۔ اقتصادی امداد کے نام پہ ملکوں کو اپنا دستِ نگر بنا لیا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں اپنی مرضی سے سانس بھی نہیں لینے دیا جاتا۔ کبھی جمہوریت کے نام پہ اور کبھی مذہب کے نام پر لوگوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔ فلسطینیوں اور مصریوں پر جو ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ سب امریکہ کی سازش ہے۔ ایسی سکیم لڑاتا ہے کہ بظاہر لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت اُن کی جڑیں کاٹ دی جاتی ہیں۔ برطانیہ کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ وہ بھی کمزوروں کو غلام اور بے غیرت بنانے کے درپے رہا ہے۔ مشنریوں کے ذریعے سکول اور ہسپتال بنا کر لوگوں کے مذہب پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ کھیل اور تماشے میں اُلجھا کر کاہل اور سست بنا دیا جاتا ہے۔ یہ سب اوپر والے عذاب کی مثالیں ہیں۔ جب لوگ اپنے مرکز سے ہٹ جاتے ہیں اور اپنے مسلک کو چھوڑ بیٹھتے ہیں تو پھر وہ اپنا سب کچھ بھول کر غیروں کی ترجمانی کرنے لگتے ہیں۔ یہی سزا ہے۔

زیرِ دست لوگوں کی طرف سے سزا کے مشاہدات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ مزدوروں کسانوں اور ملازموں کی طرف سے تحریکیں اور روزمرہ کی ایجی ٹیشن انجمن سازی، فرائض سے غفلت اور حقوق

کے مطالبات اُوپر والوں کے لیے دردِ سر بن جاتے ہیں اور وہ ہر وقت پریشانی میں غرق رہتے ہیں. اُوپر والے نیچے والوں کو کچلتے ہیں اور نیچے والے اُوپر والوں کا چین حرام کر دیتے ہیں، کارخانے داروں کو مزدور پریشان کرتے ہیں. زمینداروں اور وڈیروں کو مزارع تنگ کرتے ہیں، کرایہ دار مالکِ مکان و دکان سے برسرِ پیکار رہتا ہے. اور ماتحت ملازمین اپنے افسران کا ناک میں دم کر دیتے ہیں. یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے. اور اُوپر والوں اور نیچے والوں دونوں کے لیے عذابِ الٰہی ثابت ہوتا ہے. اسی لیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تمہیں اُوپر سے کسی عذاب میں مبتلا کر دے یا نیچے سے کوئی سزا مقرر کر دے.

بقیہ: غیر مسلم عدالتیں

بشرط صحت درخواست میں اظہار کردہ واقعات اور دستاویزی شہادت

نتائج : کاؤنٹی کورٹ ہیلی فیکس مسماۃ سراج بی بی کے نکاح کی تنسیخ کا فتویٰ دیا جاتا ہے. وہ بعد از انقضائے عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے اس کی مدت عدت اس فتویٰ کے اجراء کے بعد شروع ہوگی جو ۹۰ دن یا تین ماہ ہوگی. (بشرطیکہ حاملہ نہ ہو) ازراہ احتیاط یہ فتویٰ ہیلی فیکس کے قریب ترین مرکز اسلامی کو بھی پیش کر دیا جائے. یہ فسخ طلاق بائن کے حکم میں ہوگا اگر محمد جہانگیر کسی وقت سراج بی بی کو آباد کرنے پر آمادہ ہو تو وہ نکاح جدید کر کے اسے دوبارہ آباد کر سکتا ہے.

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات جماعتی رفقاء و مجاہدینِ ختم نبوت سے تعاون کی درخواست

- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات کو جمع کر کے کتابی شکل دینے کا کام پیش نظر ہے
- آپ حضرات میں سے جس کسی کے پاس کوئی خاص واقعہ۔ ان تحریکوں کے حالات۔ مقدمات، گرفتاری، شہادت، مرزائیوں کی جارحیت۔ جلسہ و جلوس۔ ہڑتال، کانفرنس۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے حالات وانٹرویو غیرہ ان تحریکوں سے متعلق آپکے علاقہ یا ملکی رپورٹ کے سلسلہ میں کچھ بھی ہو ہمیں اصل یا فوٹو ارسال فرمائیں۔
- مزید جن حضرات سے اس قسم کا مواد میسر آسکتا ہو ان کے پتہ جات سے مطلع فرمادیں۔
- اخباری تراشے یا اشتہار یا اس قسم کا کوئی بھی مواد ہو ارسال فرمادیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا اگر اصل بھیجنا ممکن نہ ہو تو فوٹو سٹیٹ ارسال فرمائیں فوٹو سٹیٹ کے معاوضے ہمارے ذمے ہوں گے۔
- مقامی مجلس عمل کے رہنما و جماعتی کارکن اس سلسلہ میں بھرپور محنت فرمائیں۔ اس کام کو اپنا سمجھیں اپنے علاقہ کی ان دونوں تحریکوں کی رپورٹ مرتب کریں اور دفتر کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے حالات علیحدہ لکھے جائیں۔ اور ۱۹۸۴ء کے علیحدہ تاکہ دونوں کو باہمی خلط نہ کیا جائے۔

العارض: اللہ وسایا دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸